بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم چہار شنبہ

تمام تر انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۷-ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۷-ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵-ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے - الحمد للہ:

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو تیز بخار کے علاوہ نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے، احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

مسجد اقصیٰ میں ان دنوں قرآن کریم کے آخری دس پاروں کا درس مولوی ابوالعطاء صاحب دے رہے ہیں - چھبیسواں پارہ ختم ہے:

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

دُنیا کے مُسلمان اپنی حالتِ زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں کیوں؟

چاہیئے تو یہ تھا - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جُوں جُوں موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں، خدا تعالےٰ کے خوف اور خشیت سے زیادہ ترساں و لرزاں ہوتے - حق و صداقت کے خلاف خواہ مخواہ کوئی بات نہ کہتے - ضد میں آکر غیر معقول رویہ اختیار نہ کرتے - لیکن افسوس کہ ان کا موجودہ طریق اس کے برعکس ہے اور اس قدر ضد اور تعصب سے ملوث - کہ معمولی غور و فکر کرنے والا بھی اس بات کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا - اسکی تازہ مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے مولوی صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" کے تازہ پرچہ (۲-اکتوبر) میں ایک مضمون "مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں ناکام گئے" کے عنوان سے لکھا ہے - لیکن بزعمِ خود اس کا جو ثبوت دیا ہے - وہ یہ ہے - کہ مسلمان اب بھی اپنی زبوں حالی پر رو رہے ہیں - پھر مرزا صاحب کے آنے سے ان کی اصلاح کیا ہوئی چنانچہ لکھا ہے:- "نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ کل دُنیا کے مسلمان اپنی حالتِ زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں - اپنی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں - ان کے پاس نہ دولت و ثروت ہے نہ اخلاق حسنہ ہے - نہ دینداری بلکہ ان چیزوں کی بجائے بد اخلاقی - رسوم شرکیہ اور بدعات ہر جگہ ترقی پر ہیں - اس بدحالی کا مجمل ذکر مولانا حالی مرحوم کے اس شعر میں ملتا ہے -

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس بدحالی کی اصلاح کے لئے مرزا صاحب آئے تھے"! پھر لکھا ہے:-

"اہلِ نظر کے نزدیک قابلِ غور بات یہ ہے - کہ مرزا صاحب سے پہلے مسلمان اپنی جس حالتِ زار پر رو رہے تھے - حسب بیان "الفضل" موجودہ زمانہ کے مسلمان بھی اسی بدحالی پر رو رہے ہیں - تو مرزا صاحب کے آنے سے ان کی اصلاح کیا ہوئی"؟

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے:-

"مرزا صاحب قادیانی صرف اجمیر کے عرس کی اصلاح کر جاتے - اگر اجمیر کو دُور سمجھ کر وہاں نہیں جا سکتے - تو صرف لاہور میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش کے مزار پر جو سالانہ عُرس ہوتا ہے - اسی کی اصلاح کر جاتے تو ہم سمجھتے کہ آپ بہت بڑا کام کر گئے"!

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مذکورہ بالا سطور میں مسلمانوں کی حالتِ زار بخیالِ خویش اس بات کے ثبوت میں پیش کی ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے میں ناکام گئے لیکن اگر وہ تعصب سے علیحدہ ہو کر ذرا بھی غور کریں تو انہیں معلوم ہو کہ مسلمانوں کی حالتِ زار کا جو نقشہ انہوں نے کھینچا ہے - وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے - مولوی صاحب نے جہاں مسلمانوں کی ابتر حالت پیش کرنے کی زحمت برداشت کی ہے - وہاں وہ یہ بھی بتا دیتے تو بہتر ہوتا - کہ یہ زبوں حالی - بدحالی اور بد اخلاقی میں مبتلا مسلمان جو آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں کیا وُہی تو نہیں ہیں جنہوں نے "مرزا صاحب" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہیں کیا - اور آپ نے اسلام کی جو حقیقی تعلیم پیش فرمائی - اس سے رو گرداں ہیں - اگر وُہی ہیں - اور یقیناً وُہی ہیں - تو از راہِ انصاف و معقولیت فرمائیے - ان کی حالتِ زار کی ذمہ واری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیونکر عائد کی جا سکتی ہے -

دُوسرے پیرایہ میں یوں گزارش ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مسلمانوں کی حالتِ زار کا جو نقشہ کھینچا ہے - اور جو بالکل درست ہے - اس سے ظاہر ہے - کہ مسلمان روحانی طور پر شدید بیمار ہیں - اور حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ مجھے خدا تعالےٰ نے ان کے لئے روحانی معالج بنا کر بھیجا ہے اب جو لوگ آپ کا تجویز کردہ نسخہ استعمال کریں - اور آپ کا بتایا ہوا پرہیز پیشِ نظر رکھیں - ان کی رُوحانی بیماری میں افاقہ نظر نہ آئے - اور وُہ اپنے آپ کو بدستور مریض قرار دیں - تو کہا جا سکتا ہے - کہ جس انسان نے روحانی معالج ہونے کا دعوےٰ کیا تھا - وُہ اپنے دعوےٰ میں ناکام ہو گیا لیکن جو لوگ اس معالج کی بات تک نہ سنیں اس کا تجویز فرمودہ نسخہ استعمال نہ کریں - بلکہ جو کچھ وُہ کہے - اس کے خلاف کرنا ضروری سمجھیں وُہ جب اپنی حالتِ زار پر آٹھ آٹھ آنسو روئیں - اپنی بیماری کی شدت کی وجہ سے چیخیں اور چلائیں تو انہیں یہی کہا جا سکتا ہے - کہ یہ تمہاری سرکشی اور بے راہ روی کا نتیجہ ہے - اور اس کے تم خود ذمہ وار ہو - لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب محض ضد اور تعصب کی وجہ سے اُلٹی گنگا بہانے کی کوشش کرتے ہُوئے کہتے ہیں چونکہ "الفضل" نے یہ لکھا ہے - کہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر وہ ماتم کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود کو بھیجا"! مگر جن مسلمانوں نے آپ کو قبول نہیں کیا - وُہ اب تک بدحالی میں مبتلا - اور زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں - اس لئے ثابت ہُوا - کہ "مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں ناکام گئے"!

یہ طریقِ استدلال جس قدر بودا - اور جس قدر غیر معقول ہے - اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - مولوی صاحب سے اگر حق بات کہنے کی توفیق بالکل ہی چھین نہیں لی گئی - تو انہیں چاہیئے - کہ مسلمانوں کو تلقین کریں - کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرکے آپ کی تعلیم پر عمل کریں - اس کے بعد اگر وُہ اپنی حالتِ زار پر ماتم کریں - اور آنسو بہائیں - تو پھر جو چاہیں - کہیں - یا پھر خدا تعالےٰ نے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا کی ہے - اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی سعادت بخشی ہے انہیں دیکھیں - جو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں اور روز بروز ترقی کر رہے ہیں - کیا ان میں سے کوئی اپنی حالتِ زار پر مرثیہ خوانی کرتا نظر آتا ہے - کیا ان میں سے کوئی اپنی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو روتا دکھائی دیتا ہے - کیا ان میں سے کوئی رسوم شرکیہ - اور بدعات میں مبتلا ہے - کیا ان میں سے کوئی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

رمضان کے بعد جمعرات اور پیر کے روزے رکھنے کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور ہر سال رمضان کے بعد جماعت کو جو سات نفلی روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ اب کے یہ روزے رمضان کے بعد کی پہلی جمعرات سے شروع کئے جائیں۔ اور اس کے بعد ہر پیر اور جمعرات کو روزے رکھ کر سات روزے پورے کئے جائیں۔ (رمضان کے بعد پہلی جمعرات ۱۵ ؍ اکتوبر کو ہوگی۔ گویا نفلی روزوں میں سے پہلا روزہ ۱۵ ؍ اکتوبر کو رکھا جائے)

حضور کا ارشاد ہے۔ کہ ان ایام میں ہندوستان اور احمدیت کے جنگ کے فتن سے محفوظ رہنے۔ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کے لئے خاص برکات کے حصول اور اس تحریک کی پائدار اور شاندار قربانی کے لئے دعائیں کی جائیں ؎

یوم پیشوایان مذاہب کی تاریخ میں تبدیلی

جلسے ۱۸ ؍ اکتوبر کے بجائے ۲۵ ؍ اکتوبر کو منعقد کئے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے جلسہ سالانہ کی وجہ سے یوم پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی تاریخ بجائے ۱۸ ؍ اکتوبر کے ۲۵ ؍ اکتوبر مقرر فرمادی ہے احباب آگاہ رہیں ؎

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بقیہ صفحہ اول

اجمیر کے عرس میں یا داتا گنج بخش کے عرس میں خلاف اسلام حرکات کا ارتکاب کرتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمانوں کی اصلاح کرنے کے دعوے میں کامیاب اور بامراد ماننے میں کیا شک و شبہ ہوسکتا ہے۔

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روحانی مصالح ماننے اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے والی جماعت احمدیہ باوجود اس کے کہ دنیا کے مقابلہ میں ظاہری ساز و سامان کے لحاظ سے آٹے میں نمک کی نسبت بھی نہیں رکھتی۔ لیکن باوجود اس کے نہ وہ اپنی حالت کو زار سمجھتی ہے۔ اور نہ اس کی مرثیہ خوانی کرتی ہے۔ بلکہ اپنے آپکو بہت خوش نصیب خیال کرتی۔ خدا تعالےٰ کے انعامات نازل ہوتا دیکھتی۔ اور اپنے نہائت ہی شاندار مستقبل کو اپنے سامنے پاتی ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے جس ایثار اور قربانی کا وہ ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ساری دنیا کے کروڑوں مسلمان پیش نہیں کرسکتے۔ کیوں اس لئے کہ وہ تو بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب "اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں"۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت کا یہ کوئی معمولی ثبوت ہے۔ مگر حسد و تعصب سے خالی الذہن ہو کر غور کرنا شرط ہے۔

احمدی سے خطاب

ابھی تک یاد ہے دنیا کو وہ عہد شتربانی ... وہ ریگستانیوں کی ایک عالم پر جہانبانی
بہت کچھ دیدیا ہے پنجۂ انساں میں قدرت نے ... بگڑ جاتی ہے بن بن کے مگر تقدیر انسانی
اجاڑا بوستانوں کو خزاں کے تند جھونکوں نے ... گئی وہ بلبل باغ محمد کی ثناخوانی
ہے عبرت خیز کیسا مسلم ناداں کا افسانہ ... نہ سلطانی رہی ہاتھوں میں اسکے نے مسلمانی
بہت بکھرا ہوا ہے مذہب و ملت کا شیرازہ ... بہت پھیلی ہوئی ہے آج قوموں میں پریشانی
مگر اے احمدی تو اٹھ کے سرگرم وفا ہوجا ... ترے نغموں سے ہو جائے صداقت کی فراوانی
ملی ہے قوت گویائی تجھ کو اپنے مولے سے ... تجھے بخشا ہے قدرت نے اثر دیکھا ہے زباں دانی
پھر اسے بلبل! اسی انداز سے تو نغمہ پیرا ہو ... سکھادے پھر مسلمانوں کو وہ رمز مسلمانی
نہ کینہ رکھ کسی سے اتحاد قوم پیدا کر ... کوئی ہندی ہو افغانی ہو ایرانی کہ تورانی
دکھادے عشق صدیقی دکھادے رعب فاروقی ... تو پیدا کر وہ زور حیدری وہ شان عثمانی

تو اٹھ اور اٹھ کے پھر دنیا کو درس آدمیت دے
جہاں والوں کو عزت دے صداقت دے ہدایت دے

(فیض جہلمی)

تحریک جدید کا چندہ براہ راست حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کرنے کی اجازت ہے،

۳۱ ؍ مارچ اور ۳۱ ؍ مئی کی تاریخ "السابقون الاولون" کے لئے مخصوص تھی۔ الحمد للہ کہ "تحریک جدید کے مجاہدوں" نے اس شامل ہونے کے لئے خاص جدوجہد کی۔ اور بعض نے اپنے اوپر خاص پابندیاں عائد کر کے مقامی کارکنوں کو روپیہ ادا کر دیا۔ مگر بعض جماعتوں کے کارکن مرکز میں وقت پر نہیں پہنچا سکے۔ جب ادا کرنے والوں کو معلوم ہوا۔ کہ ان کا ان مشکلات سے ادا کیا ہوا روپیہ وقت پر مرکز میں نہیں پہونچا۔ اور ان کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش نہیں ہوا۔ تو انہیں طبعی طور پر بہت افسوس اور تکلیف ہوئی۔ چونکہ اب پھر ۲۹ ؍ رمضان المبارک کی تاریخ مقرر ہے۔ کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ روپیہ بروقت مرکز میں پہونچانے کے لئے خاص جدوجہد کریں۔ تحریک جدید کے مجاہدوں کو بھی یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ براہ راست اپنا چندہ بروقت داخل کرسکتے ہوں۔ یا براہ راست حضرت کے حضور پیش کرنے کی خواہش اور تڑپ ہو۔ تو بے شک براہ راست اپنا چندہ حضور کی خدمت میں یا محاسب صاحب کے پتہ سے یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ

اعلان برائے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

تبلیغ کے علاوہ جماعت کی تربیت کا کام مبلغین کے سپرد ہے۔ اور تربیت سے مراد تمام ان ہدایات پر جماعت کو عمل کروانا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کیطرف سے نافذ ہوتی رہتی ہیں۔ کئی سال سے مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کے متعلق حضور خاص زور دے رہے ہیں۔ تو مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی حضور کے اس ارشاد کے مطابق پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ایسی مجالس کو اپنے حلقہ میں قائم کریں۔ اور اسکی رپورٹ ہمیں ارسال کریں۔ اس کے متعلق انفرادی طور پر بھی مبلغین کو لکھا گیا تھا۔ ہمیں خوشی ہے کہ بعض مبلغین بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ان مبلغین سے جن کو ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔ یا جنہوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی درخواست ہے۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے قیام کیطرف پوری توجہ دیں۔ خدام الاحمدیہ کا رکن بننے کے لئے رکنیت فارم بھرنے لازمی ہیں۔ اس لئے جن مبلغین کے پاس رکنیت فارم نہیں ہیں۔ وہ مرکز سے منگوا سکتے ہیں مہربانی فرما کر تمام مبلغین اس طرف توجہ کریں۔ اور اس کے متعلق پندرہ روزہ یا ماہوار رپورٹ ارسال کیا کریں

عباس احمد مہتمم تجنید

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حدیث قرطاس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حدیث :- عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم وجعہ قال ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ قال عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم غلبہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا فاختلفوا وکثروا اللغط قال قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع ؛

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رضی سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری نے سخت حملہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس کوئی لکھنے کا سامان لاؤ۔ تا میں تمہیں ایسی تحریر لکھدوں۔ کہ جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو۔ حضرت عمر رضی نے کہا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بیماری نے غلبہ کیا ہے (اس لئے تکلیف دینا مناسب نہیں) اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے۔ جو ہمارے لئے کافی ہے۔ اس پر حاضرین نے آپس میں اختلاف کیا۔ اور شور بہت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اُٹھو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ تمہارے لئے مناسب نہیں۔ کہ میرے پاس جھگڑو ؛

تشریح :- یہ حدیث ایک بڑے اہم واقعہ کے متعلق ہے۔ اور اسی حدیث کی وجہ سے شیعہ سُنی ایک دُوسرے سے دست و گریبان ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ واقعہ "حدیث قرطاس" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے۔ مفصل واقعہ یُوں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ماہ صفر ۱۱ھ میں ایک دن ایک جنازہ پڑھا کر آئے۔ گرمی کی کثرت کی وجہ سے دردِ سر شروع ہو گیا۔ اتفاق سے جب آپ گھر تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہ رضی کو دردِ سر تھا۔ اور کراہ رہی تھیں آپ نے ان سے فرمایا۔ اے عائشہ رض تو کیا فکر کرتی ہے اگر تو فوت ہو گئی۔ تو میں اپنے ہاتھ سے تیری تجہیز و تکفین کروں گا۔ اور تیری مغفرت کے لئے دُعا مانگوں گا۔ حضرت عائشہ رضی نے کہا۔ آپ تو میری مَوت کا انتظار کر رہے ہیں کہ میں مروں۔ اور آپ نئی شادی کر لیں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کلام ایک امتی کا نبی کے ساتھ نہیں۔ بلکہ ایک بیوی کا اپنے خاوند کے ساتھ ہے۔ اگر کوئی فرشتہ بھی آسمان سے نازل ہوتا۔ تو اس کی مجال نہیں تھی۔ کہ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کلام کر سکتا۔ یہ ایک طبعی امر ہے۔ کہ میاں بیوی میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ باپ بیٹا ماں بیٹی۔ بہن بھائی اپنے غم والم و رنج اور دکھ سُکھ کی باتیں خاص انداز سے کرتے ہیں۔ خدا نے انسان کو عجیب عجیب جذبات دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی نے یہ کہا۔ کہ آپ میرے مرنے کے بعد اور شادی کر لیں گے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہو چکا تھا۔ کہ اب آپ اور شادی نہ کریں۔ لا یحل لک النساء من بعد الخ کیونکہ موجودہ ازواج مطہرات نے آپ کے بعد لمبے عرصہ تک امت کے لوگوں کو گھر کے اندرونی احکام سے مطلع کرنا تھا۔ چنانچہ قریباً تمام ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہ کے زمانہ تک زندہ رہیں ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دردِ سر کے بعد تپ محرقہ یعنی ٹائیفائڈ فیور لاحق ہو گیا۔ اور آپ نے اس بخار میں پندرہ دن مبتلا رہنے کے بعد انتقال فرمایا۔ شروع مرض میں جبکہ زیادہ نقاہت نہ ہُوئی تھی۔ آپ حسب دستور ہر بیوی کے ہاں باری باری جاتے۔ لیکن آہستہ آہستہ نقاہت و کمزوری بڑھنی شروع ہو گئی۔ اور آپ سخت کمزور ہو گئے۔ حتیٰ کہ دو آدمیوں کے سہارے سے چلتے تھے۔ آپ کے اس عمل سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ آپ اس قدر کمزور ہونے کے باوجود ازواج میں عدل و انصاف کو اس حد تک برقرار رکھے ہُوئے تھے۔ کہ ہر بیوی کے ہاں باری باری جاتے تھے۔ ایک امتی غور کرے۔ جس کے ہاں دو بیویاں ہیں۔ کہ کیا وُہ بھی ایسا ہی عدل و انصاف کرتا ہے۔ جب نقاہت بہت ہی بڑھ گئی۔ اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی کے سہارے بھی چل نہ سکتے تھے۔ تو آپ نے تمام بیویوں کو جمع کر کے کہا۔ کہ اب میں باری نہیں دے سکتا۔ اور ایک ہی گھر میں رہ سکتا ہوں۔ اس پر سب نے اجازت دے دی۔ اور آپ حضرت عائشہ رضی کے ہاں ٹھہرے۔ پہلی نماز جو کہ آپ باجماعت نہ ادا کر سکے۔ نماز عشاء تھی آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ گھر والوں نے کہا۔ کہ نہیں۔ بلکہ آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بخار کی حدت کی کمی کے لئے متواتر سات مشکیزے پانی کے اپنے اوپر ڈلوائے۔ جس سے آپ کو کچھ افاقہ محسُوس ہوا۔ اور آپ نماز کے لئے اُٹھنے لگے۔ کہ پھر بیماری نے غلبہ کیا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ کیا نماز ہو چکی ہے۔ آپ کو کہا گیا۔ کہ نہیں۔ آپ نے پھر سات مشکیزے دوسری دفعہ اپنے جسم پر ڈلوائے۔ حتیٰ کہ آپ نے تین دفعہ ایسا کیا۔ لیکن بیماری غالب رہی۔ اور آپ نماز ادا کرنے کے لئے تشریف نہ لے جا سکے۔

اس حالت میں بھی آپ کا اسوہ مبارک ہمارے سامنے ہے۔ کہ نماز باجماعت ادا کرنے کا کس قدر خیال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا۔ ایسی نازک حالت میں آپ نے تین دفعہ اُٹھنے کی کوشش فرمائی۔ اکیس ۲۱ مشکیزے پانی کے اپنے اوپر ڈلوائے۔ تا افاقہ محسُوس ہو۔ اور نماز باجماعت ادا کرُوں۔ یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ عوام الناس کہا کرتے ہیں۔ کہ انبیاء بے ہوش نہیں ہوتے۔ مگر ان کا یہ خیال جہالت پر مبنی ہے تندرستی اور بیماری بشریت کا تقاضا ہے۔ اس میں ہر بشر مشترک ہے۔ خواہ وُہ کوئی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ تو کہہ انا بشر مثلکم ؛

"حدیث قرطاس" کا واقعہ جمعرات کا ہے جس کے بعد سوموار یعنی چوتھے دن آپ نے انتقال فرمایا گویا آپ اس واقعہ کے بعد صرف چار دن زندہ رہے صحابہ رضی آپ کے پاس حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس لکھنے کا سامان لاؤ۔ تا میں تمہیں ایسی بات لکھدوں۔ کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو حضرت عمر رضی نے کہا۔ کہ حضُور علیہ السلام پر بیماری کا غلبہ ہے (جس کی تفصیل اوپر آ چکی ہے) اس وقت تکلیف دینا مناسب نہیں۔ اور ایسے واقعات ہم روز و شب دیکھتے ہیں۔ کہ دو دوست کسی تکلیف کی وجہ سے ایک اہم بات کو بھی ٹال دیتے ہیں شیعہ کہتے ہیں۔ کہ حضور کا منشا یہ تھا۔ کہ میرے بعد حضرت علی رضی خلیفہ ہوں۔ اور یہی لکھنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی نے روک ڈالدی جس کی وجہ سے یہ بات رہ گئی اور شیعوں کے نزدیک گویا گویا حضرت عمر رضی کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر دال ہے اگر بالفرض ہم شیعوں کی یہ بات صحیح مان لیں۔ تو حضرت عمر رضی پر واقعی اعتراض صادق آتا ہے۔ کیونکہ خواہ کوئی بھی ہو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر کے وُہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ لیکن شیعوں کا یہ خیال غلط ہے۔ عمر رضی تو وُہ شخص ہے جس کے ہاتھ سے اسلام زندہ ہُوا۔ اس نے عظیم الشان فتوحات حاصل کیں۔ خود شیعوں کے گہوارہ ایران کو اسی نے فتح کیا۔ اگر ہم ایسے فدائی اسلام کو اسلام سے خارج کر دیں۔ تو یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

شیعوں کے اس اعتراض کے رد میں میں چند دلائل عرض کرتا ہُوں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عمر رضی نے کسی قسم کی نافرمانی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں کی۔ بلکہ وُہ شخص پہلے دن سے لے کر مرتے دم تک خادم رسُول کریم رہا ؛

پہلی دلیل :- شیعہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھو صاحب عمر رضی نے کتنی بڑی نافرمانی کی۔ کہ حضور علیہ السلام نے کہا قلم دوات وغیرہ لاؤ۔ لیکن انہوں نے لانے نہ دی۔ اور نہ ہی خود لائے۔ اگر شیعہ صاحبان کے نزدیک یہ بات نافرمانی میں داخل ہے۔ تو نعوذ باللہ حضرت علی رضی بھی اس سے بڑی نافرمانی کے مرتکب ہو چکے ہیں چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب صلحنامہ لکھا جانے لگا۔ تو چونکہ حضرت علی رضی پڑھے لکھے تھے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ ہماری طرف سے تم لکھو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ تو کافر سردار جو کہ مکہ والوں کی طرف سے نمائندہ تھا۔ اس نے کہا۔ کہ ہم یہ نہیں لکھا کرتے بلکہ بسمک اللّٰھم لکھا کرتے ہیں آپ نے کہا کہ یہ بھی خدا ہی کا نام ہے اسی کو لکھدو۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مضمون شروع کرتے ہُوئے فرمایا کہ لکھو۔ من محمد رسُول اللہ۔ تو کافر سردار نے کہا اگر ہم آپ کو اللہ کا رسُول مانتے۔ تو باہمی نزاع اور جنگ و جدال کیوں ہوتا۔ ہم تو آپ کے غلام ہو جاتے آپ نے فرمایا۔ امحُ اسمی۔ اے علی رضی میرا نام کاٹ دے۔ اور من محمد بن عبد اللہ لکھ دے۔ اس وقت حضرت علی رضی نے کہا۔ واللہ لا امحُ اسمک۔ خدا کی قسم! میں آپ کے نام کو ہرگز نہ کاٹوں گا۔ اور انکار کر دیا۔ اس پر آپ نے خود حضرت علی رضی سے قلم لے کر اپنے نام کو کاٹ دیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اب ہم شیعہ احباب کے سامنے دونوں واقعات رکھتے ہیں۔ اگر حضرت عمرؓ نے نافرمانی کی۔ تو لازمی طور سے ماننا پڑیگا کہ حضرت علیؓ نے بھی نافرمانی کی۔ لیکن ہم حضرت علی کے اس فعل کو سر آنکھوں پر جگہ دیتے ہیں۔ کیونکہ حضرت علیؓ نے جس جذبہ محبت کے ساتھ انکار کیا۔ وہ جذبہ واقعی قابل تعریف ہے۔ کہ یہ مجھ میں ہمت نہیں۔ کہ میں آپ کے اسم مبارک کو محو کردوں۔ اگر یہ جذبہ جیسا کہ شیعہ حضرات بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ نافرمانی میں داخل نہیں۔ تو کیوں نہیں کہتے کہ حضرت عمرؓ نے بھی آپ کی بیماری اور کمزوری کو مدنظر رکھ کر آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ اور اونچی آواز سے کہا حسبنا کتاب اللہ اگر اس وجہ سے حضرت عمرؓ کو غاصب۔ فاجر نعوذ باللہ کہا جائے۔ اور حضرت علیؓ کے جذبہ کی تعریف کی جائے۔ تو کیا یہ قرین انصاف ہے۔ حضرت علیؓ نے اپنی محبت کی وجہ سے کہا۔ اور حضرت عمرؓ نے آپ کی تکلیف کو مدنظر رکھ کر کہا۔ نیت دونوں کی اچھی تھی۔ اگر حضرت عمر کو ایک جذبہ محبت کی وجہ سے بُرا کہوگے۔ تو وہی جذبہ شیعہ اصحاب کے نزدیک حضرت علی میں تھا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت علیؓ بھی اس الزام سے نہ بچ سکیں گے۔ دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ فرض کرو حضرت عمرؓ نے قلم کاغذ وغیرہ لانے سے منع کر دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی۔ مگر حضرت علیؓ جو اس مجلس میں موجود تھے۔ وہ خود آپ کے فرمان کی اطاعت کیوں بجا نہ لاتے۔ اور کیوں نافرمانی کے مرتکب کو منع نہ کیا حضرت علیؓ کا منع نہ کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اس امر میں حضرت عمرؓ کے ساتھ متفق تھے تیسری دلیل۔ اگر حضرت علیؓ کا خلیفہ بننا مقصود تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا تو چاہیئے تھا۔ کہ آپ زبانی ارشاد فرما دیتے۔ کیونکہ حدیث "قرطاس" کے واقعہ کے بعد آپ چار دن زندہ رہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ آپ دین کے متعلق کوئی بات چھپا نہیں رکھتے تھے۔ کیونکہ خدا کا حکم تھا بلغ ما انزل الیک اگر آپ ساری عمر میں ایک بات کو بھی چھپاتے تو رسالت کمل نہیں ہوسکتی تھی۔ نیز بقول شیعہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر حضرت علیؓ کے متعلق خلافت تجویز کرنی تھی۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس بات کی ان کے پاس کیا دلیل ہے۔ جیسے وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے خلیفہ ہونا تھا۔ ہم بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ شاید حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانا تھا۔ یا حضرت عمرؓ کو یا حضرت عثمانؓ کو۔ اسی طرح اور بیسیوں باتیں ذہن میں لائی جاسکتی ہیں۔ کہ آپ نے فلاں فلاں حکم دینا تھا۔

چوتھی دلیل۔ اگر اس وقت کاغذ کے ایک پرزے پر جو کچھ لکھا جاتا۔ وہ مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے گمراہی سے بچا سکتا۔ تو ہم شیعہ اصحاب سے سوال کرتے ہیں کہ قرآن مجید جو ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا۔ جس میں آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوچکی تھی یعنی دین مکمل ہو چکا تھا۔ اور خود قرآن کریم کی شان ہے۔ کہ وہ گمراہی سے بچاتا ہے۔ کیا کتاب اللہ تو گمراہی سے بچا نہیں سکتی تھی۔ لیکن کاغذ کا ایک ٹکڑا امت کو گمراہی سے بچا لیتا۔ کیا خدا کا ایسا طریق ہوسکتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک کتاب (قرآن مجید) اور دوسری میری سنت۔ اور اے میری امت اگر تم ان دونوں پر عمل پیرا رہوگے تو گمراہی سے بچ جاؤگے۔ اسی لئے حضرت عمرؓ نے آپ کی تکلیف کو مدنظر اور جذبہ محبت کیساتھ اونچی آواز سے کہا حسبنا کتاب اللہ کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی کتاب کافی ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے۔ اگر حضرت عمرؓ نے نافرمانی کی۔ تو حضرت علی نے بھی صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کی۔ اور اس بات میں دونوں حضرات مشترک ہیں۔ دوسری بات اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھنے نہ دیا گیا۔ تو آپ زبانی ہی ارشاد فرما دیتے۔ تیسری بات اگر حضرت عمرؓ نے قلم دوات وغیرہ نہ لانے دی تو حضرت علیؓ ہی اس کام کو سرانجام دے دیتے اور چوتھی بات یہ ہے۔ کہ کیا ایک کاغذ امت کو گمراہی سے بچا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے مقابلہ میں جبکہ ۲۳ سال تک نازل شدہ قرآن مجید موجود ہو۔ اور خود قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔ کہ یہ گمراہی سے بچاتا ہے۔ غرضکہ اس حدیث کی بنا پر جو اعتراضات شیعہ کرتے ہیں۔ وہ سب کے سب رد کرنے کے لائق ہیں۔

خاکسار شیخ غلام مجتبےٰ احمد[illegible]

قرآن کریم میں بائیبل کی تعلیمات

اللہ تعالےٰ قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ اس سے قبل نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی صحیح تعلیمات اور صداقتیں اس میں موجود ہیں۔ گویا یہ قرآن کریم کی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ کہ اس نے پہلی تمام صداقتوں کو اپنے اندر شامل کرکے اسلام کو تمام خوبیوں اور صداقتوں کا جامع بنا دیا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ (اعلیٰ) یعنی یہ ابراہیم اور موسےٰ کے صحف میں بھی موجود ہے۔ اسی طرح فرمایا انہ لفی زبر الاولین (شعرا) یعنی بے شک یہ پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ پھر فرمایا وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ (المائدہ) یعنی ہم نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیری طرف یہ کتاب حق اور سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلے کی کتب کی تصدیق کرتی ہے۔ اور ان پر شاہد وحاوی ہے۔

قرآن کریم کے اس دعوےٰ کی تصدیق کے لئے ذیل میں قرآن کریم اور بائیبل کی بعض آیات کی تطبیق پیش کی جاتی ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولا تجعلوا مع اللہ الٰھاً اٰخر (سورۂ ذاریات) اس کے بالمقابل خروج ۲۰ میں ہے۔ کہ "میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو۔"

(۲) قرآن کریم نے سورۂ لقمان میں انسان کو والدین کی پوری پوری اطاعت کی تاکید کرتے ہوئے بطور استثنا فرمایا ہے کہ وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما یعنی اگر وہ دونوں تجھ سے مطالبہ کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم نہیں۔ تو ان کا کہنا مت مان استثنا ۱۳ میں ہے "اگر تیرا بھائی جو تیری ماں کا بیٹا ہے یا تیرا ہی بیٹا یا تیری ہم کنار جورو یا تیرا دوست جو تجھے تیری جان کے برابر عزیز ہے تجھے پوشیدہ میں پھسلائے اور کہے کہ آؤ غیر معبودوں کی بندگی کریں جن سے تو اور تیرے باپ دادا واقف نہیں تھے۔ یعنی ان لوگوں کے معبودوں سے جو تمہارے گردا گرد تمہارے نزدیک یا تم سے اور زمین کے اس سرے سے اس سرے تک رہتے ہیں۔ تو تو اس سے موافق نہ ہونا۔ اور نہ اس کی بات ماننا۔

(۳) قرآن کریم کا حکم ہے والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ (مائدہ) یعنی انصاب و ازلام سب رجس اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچے رہو۔

احبار ۲۶ میں ہے "تم اپنے لئے بتوں کو یا کسی تراشی ہوئی مورت کو نہ بناؤ۔ اور نہ پوجنے کی لاٹ کو کھڑا کرو۔ اور نہ اپنے لئے کوئی صورت دار پتھر اپنے ملک میں قائم کرو۔ کہ اس کے آگے سجدہ کرو۔"

(۴) قرآن کریم ماں باپ کے متعلق فرماتا ہے کہ ولا تقل لھما اف (بنی اسرائیل) یعنی ان کو کبھی اف تک نہ کہو۔ بائیبل کا حکم ہے۔ "تم میں سے ہر ایک اپنی ماں اور باپ سے ڈرتا رہے۔" (احبار ۱۹)

(۵) قرآن کریم فرماتا ہے اما الیتیم فلا تقھر بائیبل کہتی ہے "تم کسی بیوہ یا یتیم لڑکے کو مت دکھ دو۔" (خروج ۲۲)

(۶) قرآن کریم فرماتا ہے و لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ (نجم) یعنی کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھا سکے گا۔ پیدائش ۱۸ میں ہے "ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا"

(۷) قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔ کہ واقیموا الوزن یعنی اوزان درست رکھو۔ اور سیدھی ترازو تولو۔ استثنا ۲۵ میں ہے۔ "تو اپنے گھر میں مختلف پیمانے ایک بڑا ایک چھوٹا مت رکھیو۔"

(۸) قرآن کریم نے سود کی قطعی ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا لا تاخذوا الربوا بائیبل میں حکم ہے۔ کہ اگر تو میرے لوگوں میں سے جس کسی کو جو تیرے آگے محتاج ہے کچھ قرض دے۔ تو اس سے مہاجنوں کیطرح سلوک مت کر اور سود مت لے۔" (خروج ۲۳)

124
Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۹) قرآن کریم کا حکم ہے کہ الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة یعنی بدکاری کرنے والی عورت اور مرد کو سو سو کوڑے لگائے جائیں۔ بائیبل کا اس بارہ میں یہ حکم ہے "جو کوئی اس عورت سے جو لونڈی اور کسی شخص کی منگیتر ہے۔ اور نہ فدیہ دی گئی۔ اور نہ آزاد کی گئی۔ ہم بستر ہو۔ اس کو کوڑے مارے جائیں" (احبار ۱۹) (۱۰) قرآن کریم فرماتا ہے وكتبنا عليهم فيها ان النفس بالنفس والعين بالعين والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص (مائدہ) یعنے ہم نے اس کتاب میں یہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ناک کے بدلے ناک۔ کان کے بدلے کان۔ اور دانت کے بدلے دانت۔ اور زخموں کا بدلہ بھی ان کے برابر ہے۔ احبار ۲۴ میں ہے اور وہ جو انسان کو مار ڈالے گا سو مار ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی حیوان کو مار ڈالے گا۔ تو وہ اس کا عوض حیوان دے گا۔ اور اگر کوئی اپنے ہمسایہ کو چوٹ لگائے۔ سو جیسا کرے گا ویسا ہی پائے گا۔ توڑنے کے بدلے توڑنا۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔ جیسا کوئی کسی کا نقصان کرے گا۔ ویسا ہی کیا جائے گا" (۱۱) قرآن کریم میں ہے۔ ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين (الحاقہ) اور اگر نبی ہم پر کوئی بات جھوٹ بنائے تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ اور اس کی گردن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ استثناء ۱۸ میں ہے "لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جائے"

قرآن کریم کے علاوہ بہت سی باتیں بائیبل کی احادیث سے بھی مطابقت رکھتی ہیں۔ (۱) بخاری میں ایک حدیث ہے۔ کہ ان الله خلق آدم على صورته۔ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ پیدائش ۱ میں ہے۔ "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے" (۲) اسی طرح بخاری میں ایک حدیث ہے کہ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے سر کا بعض حصہ مونڈنے اور بعض حصہ کو چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے۔ احبار ۱۹ میں ہے "تم اپنے سروں کے گوشے مت مونڈو" (۳) بخاری میں ہے لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال یعنے خدا نے لعنت کی ہے ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں۔ اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بائیبل میں حکم دیا گیا ہے کہ "عورت مرد کا لباس نہ پہنے۔ اور مرد عورت کی پوشاک نہ پہنے۔ کیونکہ تیرا خدا ان سب سے جو ایسا کرتے ہیں نفرت رکھتا ہے" (استثناء ۲۲)

اسی قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے دعوئے کے ثبات کے لئے یہ چند مثالیں کافی ہیں۔ اور اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو قرآن کریم نے جس رنگ میں کوئی بات پیش کی ہے۔ وہ بائیبل کے مقابلہ میں نہایت مکمل۔ جامع۔ اور زیادہ مؤثر اور مدلل پیرایہ میں پیش کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ نبوت کا ثبوت

ہر چند کہ بیشمار حوالہ جات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات میں سے اس قسم کے پیش کئے جاتے ہیں جن سے حضور کا دعوئ نبوت ثابت ہوتا ہے اور وہ خلافت ثانیہ کے لمبے اور مبارک دور میں کثرت کے ساتھ شائع بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن مجھے یاد نہیں ہے۔ کہ چشمہ معرفت کا درج ذیل حوالہ بھی نظر سے گزرا ہو۔ اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو "نبی" اور "رسول" کی حیثیت میں ایسی وضاحت سے پیش فرمایا ہے کہ میری رائے میں کوئی حق پسند شخص اور خدا کا خوف رکھنے والا شخص جو آپ کا نام لیوا ہو۔ اس حوالہ کو پڑھنے کے بعد آپ کی نبوت اور رسالت کے مقام سے انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے۔ اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گریگا۔ تا اس کو نابود کر دے۔ اور لوگ اسی جنگ و جدال میں مشغول ہوں گے۔ کہ اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔ جو اس کی آواز کو پاکر اسلام اور توحید کی طرف لوگوں کو دعوت کریگا۔ پس اس آواز کے ساتھ خدا تمام سعیدوں کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ تب کوئی اسلام سے محروم نہیں رہے گا۔ مگر وہی جس کو شقاوت ازلی نے روک رکھا ہوگا۔ پس یقیناً سمجھو کہ یہ وہی دن ہیں جو خدا کے دن کہلاتے ہیں۔ اگر مجھ سے ٹھٹھا کیا گیا۔ تو یہ نئی بات نہیں۔ دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا حسرة على العباد ما ياتيهم من رسول الا كانوا به يستهزءون یعنے بندوں پر افسوس ہے کہ کوئی رسول ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہیں کیا" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۸ و صفحہ ۳۱۹ مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء)

خاکسار فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

صدقۃ الفطر کی ادائیگی

ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالےٰ نے مومن کے لئے جہاں کئی طرح کی جسمانی و نفسانی و جذباتی قربانیوں کے ذریعہ سے قرب الٰہی حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ وہاں ایک ذریعہ یہ بھی میسر فرمایا ہے۔ کہ روزہ کی بھوک اور پیاس سے متاثر ہو کر اس کے دل میں اپنے گردوپیش کے غرباء اور مساکین اور غیر مستطیع لوگوں کی تکالیف کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ جو اسے ان کی امداد اور اعانت کرنے کی طرف راغب اور مائل کرتا ہے اس طبعی تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے اسلام نے صدقۃ الفطر ہر مسلمان کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ جو ہر فرد کی طرف سے عید الفطر سے قبل ادا کرنا لازم ہے چونکہ اس صدقہ کے مقرر کرنے میں علاوہ اور کئی حکمتوں کے ایک بڑی غرض یہ بھی ملحوظ رکھی گئی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے غرباء و مساکین کی احتیاجوں کو پورا کر کے ان کو عید کی خوشی میں اپنے ساتھ شریک کیا جائے۔ اس لئے صدقۃ الفطر کی رقم جلد سے جلد وصول کر کے عید سے پہلے غرباء میں تقسیم ہو جانی چاہئیے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے وہ لوگ بھی عید کی خوشی کا سامان مہیا کر سکیں۔ اگر کسی مقامی جماعت میں حقیقی غریب اور مساکین موجود ہوں۔ تو مناسب ہے کہ اس رقم میں سے ان کی امداد کی جائے۔ اور باقی حصہ مرکز میں بھیج دیا جائے لیکن اگر حقیقی طور پر مستحق لوگ موجود نہ ہوں۔ تو ساری رقم مرکز میں غریب اور غیر مستطیع اصحاب و طلباء کے لئے بھجوا دی جائے

یہ فطرانہ گھر کے تمام چھوٹے بڑے افراد حتیٰ کہ نوکروں کی طرف سے بھی ادا کیا جانا ضروری ہے جس کی مقدار ایک فرد کیلئے ایک صاع (قریباً تین سیر) غلہ گندم مقرر ہے۔ گو نصف صاع کا دینا بھی جائز بتایا جاتا ہے لیکن مستحب امر یہی ہے کہ پورا صاع دیا جائے۔ مرکز میں موجودہ شرح کے لحاظ سے پورے صاع کی قیمت ۶/ اور نصف صاع کی قیمت ۳/ تجویز کی گئی ہے۔ دیگر مقامات میں گندم کے نرخ کی کمی بیشی کی وجہ سے اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک عذاب ہے۔ اس کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آہ! ڈاکٹر احمد خانصاحب مرحوم

میرے محترم بزرگ ڈاکٹر احمد خانصاحب جو کہ میرے تایا اور خسر تھے تقریباً دو ماہ بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد ۲۴ اگست بروز سوموار ۷۴ سال کی عمر میں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت تایا جان مرحوم ڈاکٹری پاس کرنے کے بعد ۱۸۹۷ء میں ملازم ہوکر گورنمنٹ کی طرف سے جودھ پور بھیجے گئے تھے۔ اور اس وقت سے مارواڑ میں ہی رہے۔ ہمارا اصل وطن شیخ پور ضلع گجرات ہے۔ شروع میں احمدیت کے سخت خلاف تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جب سے انہوں نے بیعت کی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی اور حقیقی عاشق بن گئے۔ ان کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہنچنے کا خاص خیال رہتا۔ تقریباً ہر سال دارالامان تشریف لے جاتے۔ شفاخانہ کا خواہ کتنا ہرج اور نقصان ہوتا پرواہ نہ کرتے۔ کئی سال سے اب انہوں نے پرائیویٹ پریکٹس شروع کر رکھی تھی۔

آپ کے اخلاق حسنہ اور ہمدردیٔ خلق کی جودھ پور میں بلکہ تمام مارواڑ میں دھوم ہے۔ کیا غریب کیا امیر۔ کیا ہندو اور کیا مسلمان سب اس بزرگ کی وفات حسرت آیات پر آنسو بہا رہے ہیں۔ آخری عمر میں پچھلے سال انہی دنوں بیٹے کی وفات کا داغ ان کے لئے صدمہ عظیم تھا جس پر انہوں نے مومنانہ شان دکھائی اور نہایت صبر سے کام لیا۔ مگر درحقیقت ہم سے ان کی اتنی جلد جدائی کا باعث یہ دکھ ہی ہوا بظاہر ان کی صحت بہت اچھی معلوم ہوتی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ مگر آجکل کے حالات نے اجازت نہ دی کہ ان کی لاش کو قادیان پہنچایا جائے۔ اس لئے بطور امانت یہاں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ احمدیوں کے علاوہ جو کہ تعداد میں دس بارہ تھے۔ بہت سے غیر احمدی صاحبان نے بھی الگ نماز جنازہ پڑھی۔ اور نہایت ہمدردی سے ہر طرح ہماری مدد کی۔

مرحوم نہایت سادہ طبیعت اور فرشتہ خصلت انسان تھے۔ تہجد کے نہایت پابند۔ بیماری میں بھی نماز کے لئے فوراً اٹھ بیٹھتے۔ اور بار بار وقت دریافت فرماتے۔ فالج کا حملہ بھی ان پر نماز جمعہ پڑھتے ہوا۔ وفات سے کئی روز پیشتر جبکہ اُن کی صحت نہایت تسلّی بخش تھی۔ کئی دفعہ صاف طور پر فرمایا۔ کہ میرا بنگلہ تیار ہو چکا ہے۔ یہاں کے پھل اور کھانے بہت کھا لئے۔ اب مجھے اپنے اصلی گھر جانے دو۔ وہاں مجھے اس سے بہتر نعمتیں اور پھل ملنے والے ہیں۔ ہم سب کہتے کہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ جس پر جواب دیتے۔ کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ مجھے جانے دو۔ دروازے کھڑکیاں کھول دو۔ وفات سے پانچ روز پیشتر تک اُن کی صحت بہت اچھی تھی۔ اور ہم یہ سمجھے ہوئے تھے۔ کہ اب جلد صحت کلی ہو جاوے گی کوئی تشویش کی بات نہیں۔ اور واپس قادیان روانہ ہونے لگے۔ اُس وقت ہمیں رخصت کرتے ہوئے خوشی سے جانے کی اجازت دی۔ اور فرمایا۔ کہ والدہ کو چھوڑ کر جلد لوٹ آنا۔ آٹھ روز کے اندر اللہ تعالیٰ مجھ پر فضل کرنے والا ہے۔ مجھ سے اس کے متعلق بار بار تاکید فرماتے رہے۔ مگر فطرتی طور پر ہم نے اس کا صحیح مطلب نہ لیا۔ جس دن ہم قادیان پہنچے۔ اُسی دن تار ملا۔ کہ حالت خطرناک ہے۔ فوراً چلے آؤ۔ اور خود اپنے وعدہ کے مطابق چھٹے روز ہی اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اور میں جنازہ میں ہی شریک ہو سکا۔ اُنکو آخر میں فالج کا دوبارہ حملہ ہوا جس سے دماغ کی رگ پھٹ گئی۔ ہر طرح کا ممکن علاج کیا گیا۔ باہر سے ماہر ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ مگر رضائے الٰہی یہی تھی جو پوری ہو کر رہی۔ ہمارے خاندان کا آخری بزرگ اور حضرت میاں میراں بخش صاحب مرحوم (ہمارے دادا جان) کا آخری چراغ بھی گل ہو گیا۔

اناللّٰہ وانا الیہ راجعون

عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم تایا جان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غمزدہ میر ظفر اللہ (افریقی)

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔

۱۔ **ایک اردلی**۔ پولیس یا ملٹری کے پنشنر مستعد باہمت صاحب زیادہ موزوں رہیں گے۔ دفتر کے معمولی کام کے علاوہ اسے گھر کا سودا سلف لانا اور دوسرے ملازموں کے کام کی نگرانی کا کام بھی اسکے ذمہ ہوگا۔ گھوڑا اور بھینس وغیرہ سنبھال سکے تو اسے ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ ۲۰ روپے تک دیجائیگی۔ دوسرے مخلص احمدی بھی درخواست کر سکتے ہیں۔

۲۔ **ٹانگہ چلانے کیلئے ایک کوچوان**۔ تانگہ چلانے۔ گھوڑا اور بھینس سنبھالنے کا سابقہ تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ بیس روپے ماہوار تک۔

۳۔ **باورچی دو کس**۔ دیانتدار مستعد اور کام سے واقف ہوں۔ معمولی پڑھا لکھا ہو۔ دیسی کھانے عمدہ پکا سکتے ہوں۔ تنخواہ ۲۰ روپے ماہوار علاوہ کھانا ملے گی۔

تمام اشخاص باعمل۔ دیانتدار اور احمدی ہوں۔ امیدوار اپنی درخواستیں بہت جلد معہ ضروری کوائف سرنامہ چھوڑ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں پہنچا دیں۔ مقامی احباب خود اپنی درخواست لے کر تشریف لائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ (قادیان)

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرّب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ انکو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جنکا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

طبیہ عجائب گھر کے متعلق تازہ شہادت

سید محمد حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ھنگو تحریر فرماتے ہیں۔ "حکیم عبد العزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان نے اپنا وقت خرچ کر کے بڑی کشادہ پیشانی کیساتھ اپنے عجائب گھر کی متفرق اشیاء مجھے ملاحظہ کرائیں۔ ان اشیاء میں قیمتی جواہرات۔ موتی۔ مونگا۔ مشک زعفران وغیرہ تھے۔ انہوں نے مجھے اصل جدوار کی شناخت بتائی۔ بعض چیزیں وہاں نہایت اعلیٰ قسم کی پائیں۔ مثلاً دارچینی۔ الائچی خورد۔ سونف موٹی اور مصطگے بازار میں ایسی اشیاء اکثر نہیں ملتیں۔ نمونۃً سرمہ جواہرات انہوں نے دیا جسکو میں نے بے حد مفید پایا۔ ان میں سے بعض اشیاء خرید کیں۔ انکی جب ایارج فیقرا قبض کشائی اور دائمی قبض کو دور کرنے کی ایک قابل قدر دوائی ہے جس کا میں نے استعمال کیا ہے۔" ہر قسم کے اعلیٰ اور خالص مفردات و مرکبات

ملنے کا پتہ:۔ **طبیہ عجائب گھر قادیان**

نور منجن دانتوں کی بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی شیشی دو اونس ۸/ ایک اونس ۵/

تریاق اٹھرا مرض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ ایکمشت فی تولہ ایک روپیہ الگ متفرق ایک روپیہ چار آنہ

منگوانیکا پتہ:۔ **دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بہار واڑیسہ میں تبلیغ احمدیت

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ (اپریل۔ مئی۔ جون) میں جہاں جہاں قیام کا موقعہ ملا۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا درس دیا۔ اس ضمن میں مختلف سوالات، اعتراضات اور استفسارات کے جوابات بیان کئے گئے۔ اکثر مواقع پر احمدی مرد و زن کے علاوہ غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی شامل ہوئے۔ جو بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر لے کر گئے۔

بھاگلپور میں قرآن کریم کا درس نصف سورۂ یوسف تک ختم ہو چکا ہے۔ یہاں کے نوجوان بچوں اور بچیوں کو سیرت مسیح موعود علیہ السلام مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سبقاً سبقاً پڑھائی گئی۔ نیز فقہ احمدیہ کا مطالعہ کرایا گیا۔

تبلیغی دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ بھاگلپور و مضافات۔ خانپور ملکی جلال آباد۔ مونگھیر۔ کیول۔ گریڈیہہ۔ آسنسول ٹاٹانگر جمشید پور۔ مہوبنڈار۔ ہوسنی بنی۔ رانچی پرولیا۔ سونگھڑہ۔ صالح پور۔ کٹک خورد۔ کیرنگ پوری۔ کیندرا پاڑا۔ بھدرک۔ کل ایک ہزار دو سو بیاسی (۱۲۸۲) میل کا سفر کیا۔ قریباً تمام مقامات پر۔ ہندو مسلم اتحاد اتحاد بین الاقوام۔ حالات حاضرہ۔ اور عقائد احمدیہ وغیرہ مضامین پر لیکچر ہوئے۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہے۔

بفضلہ تعالیٰ بالعموم ہر جگہ پبلک نے ذوق و شوق کے ساتھ لیکچر سنے۔ بلکہ اکثر بلکہ بیشتر مقامات پر مقامی ہندوؤں اور معزز مسلمانوں نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ پبلک جلسوں کا خود انتظام کیا۔ پوری میں وہاں کی ہندو پبلک نے عین جگن ناتھ مندر کے سامنے کھلے میدان میں جلسہ کا انتظام کیا۔ بھدرک میں ہندوؤں کی خواہش پر ایک مندر کے احاطہ میں جلسہ ہوا۔ جلال آباد میں مقامی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے صدارت فرمائی۔ آپ ہندو ہیں۔ آپ نے میری تقریر کے بعد فرمایا۔ کہ آپ نے اسلام کی نہایت ہی پیاری اور دلکش تصویر ہمارے سامنے رکھی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر محمد رسول اللہ پہلے ہوتے اور ہمارے کرشن جی بعد ازاں تو ضرور وہ بھی نبی عربیؐ کی تصدیق کے علاوہ اپنے ماننے والوں کو ان پر ایمان لانے کی تلقین فرماتے۔ گریڈیہہ کے نام نہاد مسلمانوں نے سخت مخالفت کی۔ مگر مقامی ہندوؤں کی کوشش سے ایک ہندو ہوٹل کے وسیع احاطہ میں کامیاب جلسہ ہوا۔ دیگر مقامات کے جلسوں کی رپورٹیں روزانہ الفضل میں قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں۔ لہٰذا ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہر جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کو ڈنکے کی چوٹ پیش کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام حاضرین نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات کو خراج تحسین ادا کیا۔ اس دورہ میں خاکسار نے قریباً تیس لیکچر دیئے۔ جو ہندو پبلک کیلئے بالکل نئی چیز ثابت ہوئے۔ اہل علم احباب نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کیلئے قابل توجہ تشنگی کا اظہار کیا۔ کاش ہم ان کے لئے موزوں لٹریچر مہیا کر سکیں۔

تعلیم و تربیت

اثنائے دورہ میں ہر مقام پر احمدی احباب و خواتین کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا گیا ان کے لئے الگ درس و تدریس اور مواعظ حسنہ کا انتظام کیا۔ اور نظارت تعلیم و تربیت قادیان کے شائع کردہ لائحہ عمل کے مطابق کام کیا۔ ذی مقدرت احباب کو ترغیب دلائی گئی۔ کہ اپنے بچوں کو بغرض تعلیم قادیان بھیجیں۔ نیز بھاگلپور اور گریڈیہہ میں الفضل جاری کرایا گیا۔ اکثر اوقات روداد سلسلہ سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ و نصائح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے احمدی بچوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کو آگاہ کیا گیا۔ اور اس طرح سننے اور سنانے والوں کے ایمان تازہ ہوئے۔ الحمد للہ

خدام الاحمدیہ

مقامات مذکورہ میں جہاں جہاں خدام الاحمدیہ قائم ہے وہاں انکے کام کا معائنہ کیا گیا۔ بھاگلپور میں تو باقاعدہ خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ تاہم مولوی عبدالحلیم صاحب بھاگلپوری کی اہلیہ کے افسوسناک انتقال کے موقعہ پر یہاں کے نوجوانوں نے بہت عمدہ نمونہ پیش کیا۔ سب نے میرے ساتھ مل کر تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ اور اپنے مغموم بھائی کے ساتھ عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ یہاں پہلو میں لحد بنانے کا رواج نہیں۔ بلکہ قبر کو لکڑی سے چھت کر مٹی ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ تمام نوجوانوں نے خود لکڑیاں اٹھا کر قبرستان تک پہنچائیں۔ فاصلہ کافی تھا۔ اور بوجھ زیادہ۔ لہٰذا بہت محنت اٹھانا پڑی۔ بہرحال یہ روح بہت قابل قدر ہے اللہ تعالیٰ انہیں نیک جزا دے۔

مالی معاملات

ہر مقام پر جماعت کے چندوں وغیرہ کی پڑتال کی گئی۔ بعض جماعتوں کے بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں ارسال کئے۔ نادہندوں کو بذریعہ ترغیب و ترہیب چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اس بارہ میں بعض مقامات پر کوئی انتظام نہ تھا۔ وہاں باقاعدہ تنظیم کے بعد نظارت متعلقہ کو اطلاع دی گئی۔ اسی طرح بقایا داروں کو جلد از جلد بقایا صاف کرنے کی تلقین کی گئی۔

تصفیہ تنازعات

یوں تو کئی جگہ اختلافات اور تنازعات کو رفع کیا گیا۔ مگر اس ضمن میں سب سے اہم کام تنازعہ کیرنگ کی تحقیقات ہے۔ جو زیر ہدایت ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان باعانت دیگر مبلغین کرام متواتر دس بارہ یوم کی سخت محنت اور تگ و دو کے بعد تکمیل کی گئی۔ یہ تحقیقات فلسکیپ کے قریباً دو صد صفحات پر مشتمل ہے اور ہماری رائے جس میں ہر بات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ پورے تیس صفحات پر حاوی ہے۔ مکرمی جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان نے اس کارگزاری پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر قسم کے تنازعات سے محفوظ رکھے

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں انگریز ہندوستانی افسروں مولویوں، پنڈتوں۔ جاگیرداروں۔ وکیلوں۔ بیرسٹروں نیز ہر طبقہ اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کیساتھ

آپ کو

معلوم ہے کہ وی۔ پی واپس کر دینے سے دفتر کو نقصان پہنچتا ہے۔ کیا آپ پسند کرینگے کہ آپ کی وجہ سے الفضل کو نقصان پہنچے؟ یقیناً نہیں! لہٰذا وی۔ پی وصول فرما لیجئے

نسل انسانی کا قدیم دشمن ملیریا

ملیریا نسل انسانی کا ایسا قدیم دشمن ہے جو ہر سال کئی لاکھ قیمتی جانوں کو لقمۂ اجل بنا دیتا ہے۔ جب یہ اپنا حملہ کرتا ہے۔ تو انسان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ عضو عضو کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اور انسان بے بس ہو جاتا ہے آج تک بڑے بڑے ڈاکٹروں اور طبیبوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ مگر پوری طرح کامیابی نہ ہوئی ہم نے اسکے بچاؤ کے لئے ایسا حربہ تیار کیا ہے جو اس ظالم ملیریا کو ایک دفعہ تو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ آزمائش شرط ہے پانچ چھ دن دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا بالکل صحت ہو جاتی ہے جس کی قیمت صرف ۸ ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مطب حکیم مہر علی شاہ قادیان

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شفاکن استعمال کریں

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

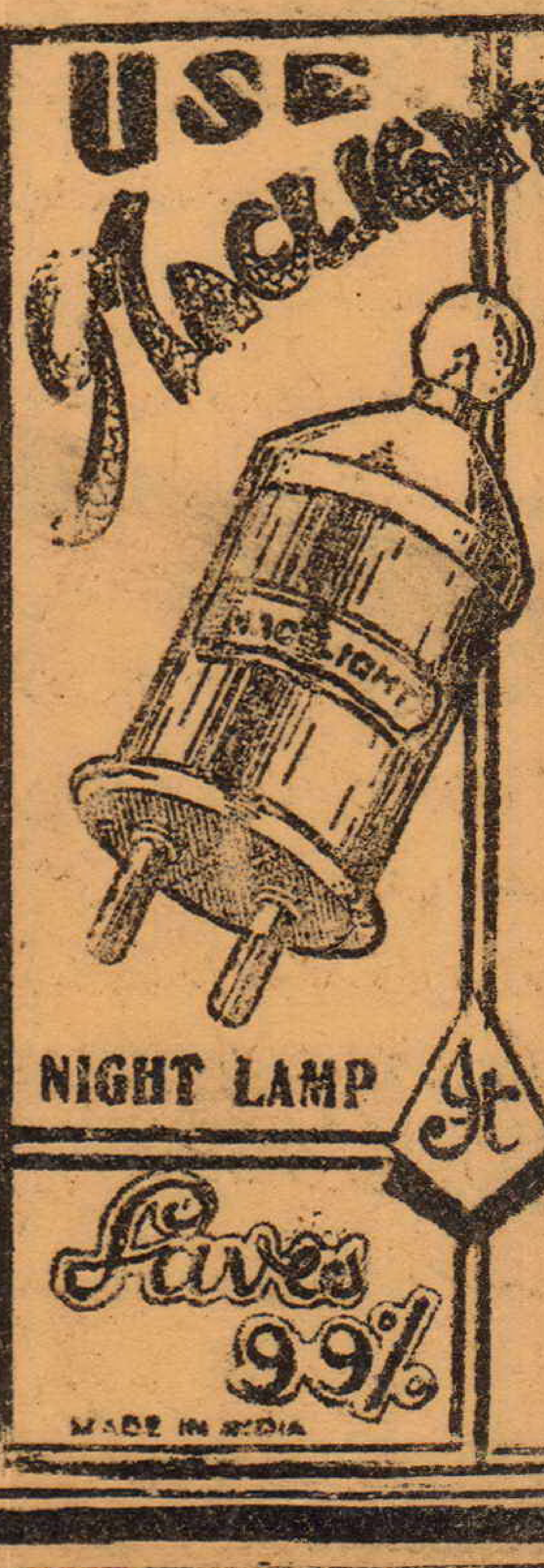

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

اسی بارہ میں اور امداد کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ فی الدارین خیرا۔ خاکسار طالب دعا محمد سلیم مبلغ (بہار واڑیسہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۵ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ کی لڑائی میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں روسیوں کا پلہ بھاری رہا۔ جرمنوں نے بھاری قربانیاں دیکر جن جگہوں پر قبضہ کیا تھا۔ وہ ان سے چھین لی گئی ہیں۔ شہر کے اندر اور باہر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن پیدل فوج اور ٹینکوں نے سخت حملے کئے۔ مگر روسیوں نے ان کا منہ توڑ جواب دیا۔ دس لاکھ انسان ابھی تک موت کے چنگل میں ہیں۔ ہزاروں لاشیں سڑکوں گلی کوچوں اور میدانوں میں پڑی ہیں۔ جرمن بھاری تعداد میں مر رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ صرف شمال مغرب میں جرمنوں کو روزانہ دو تین ہزار جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ دوسرے علاقوں میں جو مر رہے ہیں۔ وہ اس سے علاوہ ہیں۔ سٹالن گراڈ کی سڑکوں پر جو جرمن پکڑے گئے۔ ان میں زیادہ تر دریاؤں پر کشتیوں کے پل باندھنے کے انجینئر ہیں۔ جنہیں شاید اس لئے میدان میں لایا گیا۔ کہ کمک پہنچنے تک خانہ پُری کی جا سکے۔ مگر اس کے باوجود جرمن اپنے مورچوں کو سلامت نہیں رکھ سکے۔ اور روسیوں نے دو بدو لڑائی کے بعد انہیں وہاں سے نکال دیا۔ ایک علاقہ میں گو دشمن کچھ آگے بڑھا ہے۔ مگر باقی سب علاقوں میں اسے پسپا ہونا پڑا۔ موزڈاک کے علاقہ میں ایک بستی کے لئے سخت لڑائی ہو رہی ہے نوورسسک کے محاذ پر روسی بحری سپاہیوں نے چودہ اہم ٹیلوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دو ہزار جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ گزشتہ سات دنوں میں ۲۵۷ جرمن طیارے برباد ہوئے ہیں۔ اس کے مقابل میں روسیوں کو صرف ۱۳۷ طیاروں کا نقصان ہوا۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ کل امریکن طیاروں نے یونان میں نوورنیوں کی کھاڑی پر دو حملے کئے۔ دشمن کے دو بڑے جہازوں کو جن میں مال بھرا ہوا تھا۔ نشانہ بنایا گیا۔ اور ان میں آگ لگ گئی۔ دشمن کے پانچ ہوائی جہاز مقابل پر آئے۔ جنمیں سے چار کو گرا دیا گیا۔

سڈنی ۵ اکتوبر۔ نیوگنی میں اوون سٹینلے کی پہاڑیوں میں جاپانی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اور آسٹریلین حملے کر رہے ہیں۔ کئی ایسی چٹانیں ہیں۔ جن کے پیچھے مورچے بنا کر جاپانی فوج لڑ سکتی ہے۔ مگر لڑتی نہیں۔ شاید وہ اس خیال میں ہے۔ کہ نیوگنی اور سالومن میں بیک وقت لڑائی نہ کرے۔

چنگ کنگ ۵ اکتوبر۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چکیانگ کے صوبہ میں چینی فوجیں کنہوا۔ لانچی اور ایک اور اہم شہر پر برابر حملے کر رہی ہیں۔ اور سمندر کو جانے والے رستوں پر قبضہ کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں۔ مسٹر ڈینڈل ولکی نے چینی کارخانوں کا معائنہ کیا۔

بمبئی ۵ اکتوبر۔ کل شہر کے شمالی حصہ میں چالیس لڑکیاں جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کی گئیں۔ ایک پولیس لاری پر سوڈا واٹر کی بوتل پھینکی گئی۔ پولیس نے سات گرفتاریاں کیں۔ پونا میں جلوس نکالنے کی کوشش کو پولیس نے کامیاب نہ ہونے دیا۔ کلکتہ میں امن رہا۔

بمبئی ۵ اکتوبر۔ یہاں نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جنہیں اب کانفرنس کے کھلے اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ کمیٹی کی دعوت پر چیف پریس ایڈوائزر نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

سرینگر ۵ اکتوبر۔ کشمیر گورنمنٹ نے اصلاح دیہات کی سکیم کو چالیس دیہات میں نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے نوے ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

پشاور ۵ اکتوبر۔ صوبہ سرحد سے گڑ برآمد کرنے پر جو پابندیاں تھیں انہیں دور کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۵ اکتوبر۔ جو اتحادی قیدی ہندوستان میں ہیں۔ ان کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس اخبار کے دیباچہ میں جنرل ویول نے لکھا ہے کہ اس اخبار میں لڑنے والے ممالک کے سرکاری اعلانات کے علاوہ لنڈن۔ واشنگٹن۔ برلین۔ روم۔ ماسکو۔ چنگ کنگ وغیرہ مقامات کی خبروں کا خلاصہ بھی ہوا کرے گا۔

زیورک ۵ اکتوبر۔ نازی حکام نے دس اور چیکوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ ان پر بغاوت کا الزام تھا۔

مظفر پور ۴ اکتوبر۔ دشمن کے ریڈیو کو سنکر اسے پبلک میں ظاہر کرنے کے جرم میں ایک شخص کو سپیشل مجسٹریٹ نے پانچ سال قید کی سزا دی ہے اس کا سیٹ بھی ضبط کر لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۴ اکتوبر۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ امریکن فوجوں نے جزائر الیوشن میں سے چھ جزائر پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن کی فوجوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اتحادی طیاروں نے کسکا کے شمال مغرب میں سخت بمباری کی۔ دشمن کے ایک فوجی جہاز کو آگ لگا دی گئی۔

ماسکو ۵ اکتوبر۔ ڈان اور والگا کے درمیان روسیوں کی کمک آہستہ آہستہ سٹالن گراڈ کی طرف آ رہی ہے۔ جرمن ٹینک شہر پر آگ لگانیوالی اینٹیں پھینک رہے ہیں۔ گرمی سے زمین جھلس رہی ہے۔ اور چلنے پھرنے والوں کے پاؤں بھی جھلس جاتے ہیں۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ جنوبی آئرلینڈ میں چائے کا راشن آدھا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ آدھا آونس ہفتہ وار ہے۔ کوئلہ کی کمی نے ریلوں کی آمد و رفت پر بہت اثر ڈالا ہے۔ موٹروں کی آمد و رفت قریباً ختم ہو چکی ہے۔ بیکاری اور افلاس بہت بڑھ رہے ہیں۔

کلکتہ ۴ اکتوبر۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو چین میں ہندوستان کے پہلے ایجنٹ جنرل تھے چنکنگ سے یہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی خواہشات کے متعلق چینیوں کا رویہ مکمل طور پر ہمدردانہ اور دوستانہ ہے۔ اور چینی عوام کو اس بات کا یقین ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتیں اس معاملہ میں مداخلت کرینگی۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا چینی حکومت برطانوی حکومت پر ہندوستان کے متعلق دباؤ ڈالے گی۔ تو آپ نے کہا مجھے کوئی ایسی اطلاع نہیں۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ چینی گورنمنٹ اس بات سے اچھی طرح سے آگاہ ہے کہ ایک اتحادی ملک کے دوسرے اتحادی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل دینے سے اس اتحادی ملک کی پوزیشن کس قدر نازک اور تشویشناک ہو جاتی ہے۔ تاہم چینی لوگوں نے ہندوستان کے متعلق ہمدردی کا اظہار کرنے اور فوری و پُرامن سمجھوتہ کے متعلق اپنی دلی ہمدردی کا اعلان کرنے میں دریغ نہیں کیا۔ چینی برطانیہ کیلئے کوئی پریشانی پیدا نہیں کرنا چاہتے ان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ ہندوستان اور برطانی حکومت کی جانب سے ایسی کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ جس سے جنگی سرگرمیوں کو گزند پہنچے۔ چینیوں کو یقین ہے کہ جنگ کے خاتمہ پر ہندوستان اپنا نصب العین حاصل کر لے گا۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ چینیوں نے احساس کیا ہے کہ ہندوستان کے حالات سے چین کی جنگی سرگرمیوں کو سخت دھکا لگا ہے۔ ہندوستان میں پچھلے دو مہینوں میں جو گڑبڑ ہوئی ہے۔ اس سے چینیوں کو سخت تشویش لاحق ہوئی ہے۔ اور انہیں امید ہے کہ صورت حالات کو جلد سے جلد سلجھا دیا جائیگا۔ برما کے کھوئے جانے سے چین کو سامان جنگ کا جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی تلافی کر دی گئی ہے۔ اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ چین کو کافی مال مہیا کر دیا گیا ہے۔ آخر میں سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ آج ہندوستان اور چین پہلے کی نسبت ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔

برلن ۴ اکتوبر۔ آج نازی پارٹی کی ایک خاص میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے مارشل گوئرنگ نے کہا کہ سارے جرمنی کو مفتوحہ ممالک سے خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ اور خوراک کے معاملہ میں جرمنوں کو باقی تمام لوگوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ہم اس وقت سخت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اور ہمارا موٹو ہی یہ ہے کام کرو۔ اور لڑو۔ لڑو اور پھر کام کرو۔ میں نہیں چاہتا کہ مفتوحہ ممالک کے لوگ فاقہ سے مر جائیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی ہے کہ اگر دشمن کی کوششوں سے فاقہ کشی کی نوبت آ بھی جائے۔ تو اس کا اثر جرمنی اور جرمنوں پر نہ پڑے گا۔ دوسرے محاذ کے لئے برطانیہ کی پہلی کوشش تو کامیاب نہیں ہوئی۔ اب شاید چھ ماہ بعد وہ ایک اور کوشش کریں گے۔

مظفر پور ۴ اکتوبر۔ چند روز پیشتر ایک ہجوم نے مینا پور پولیس سٹیشن کے ایک سب انسپکٹر کو زندہ جلا دیا تھا۔ اس سلسلے میں چند ایک اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

میمن سنگھ ۴ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ کل ایک مشتعل ہجوم نے رائر بازار (متصل اتھارا باری) کی ایک منڈی لوٹ لی۔

ماسکو ۵ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ پر جرمن حملوں کو روسیوں نے روک لیا ہے اور وہ کارخانوں والے علاقہ میں صرف ایک جگہ کچھ آگے بڑھ سکے ہیں۔ روسیوں کے سخت مقابلہ کا ایک اثر یہ بھی ہوا ہے۔ کہ دشمن اب اس سرعت سے کمک نہیں لا سکتا۔ جس طرح پہلے لاتا تھا۔ نوورسسک میں بھی روسی ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور جرمن فوج کو ٹواپسی کی طرف بڑھنے سے کامیابی سے روک رہے ہیں۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ نیوگنی میں آسٹریلین فوج اوون سٹینلے کی سب سے بڑی چوٹی پر پہنچ کر کوکوڈا کے درہ میں داخل ہو رہی ہے۔ اکا دکا جھڑپوں کے سوا دشمن نے کہیں مقابلہ نہیں کیا۔

بمبئی ۵ اکتوبر۔ آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر نے تقریر کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کی۔ کہ وہ اخباروں پر عائد شدہ پابندیوں کو دور کر دے۔ آپ نے ایڈیٹروں سے اپیل کی۔ کہ وہ باہم مشورہ سے اس کٹھن وقت میں پبلک ذمہ واریوں سے عہدہ برا ہونے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا۔ اشاعت سے قبل خبروں کو سنسر کرانے میں اخباروں کو بہت پریشانی ہوتی ہے۔ کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر نے کہا۔ کہ کانفرنس اور حکومت ہند میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ مختلف صوبوں میں اس پر عمل نہیں کیا گیا۔

واشنگٹن ۵ اکتوبر۔ جزائر الیوشن میں سے بعض پر قبضہ کے متعلق امریکن اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ ان جزائر پر جاپان کا قبضہ اب زیادہ دیر تک برداشت نہ کیا جائے گا۔ ہم جاپان پر شمال اور جنوب دونوں طرف سے بڑھ رہے ہیں۔ اور شمالی راستہ سب سے چھوٹا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی